قسط نمبر ۴

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

قاضی محمد اشرف، لائبریری آفیسر، کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج، کوئٹہ

۳۷۵۹-۶۲ / ۱۶-۱۳ ۔ کتاب البرھان فی اسرار المیزان مصنفہ علی ابن ایدمر الجلدکی متوفی ۷۶۵ھ

حجم ۴ جلدیں (ج ۱ - ۴۵۵ صفحات، ج ۲ - ۵۶۰ صفحات، ج ۳ - ۶۳۵ صفحات، ج ۴ - ۶۶۷ صفحات)

ج ۱ تقطیع (۱۱ × ۷ ۳/۴) / (۹ ۱/۴ × ۵ ۱/۲) ۲۳ سطری ، ج ۲ تقطیع (۱۰ × ۷) / (۶ ۳/۴ × ۳ ۱/۲) ۲۱ سطری

ج ۳ ، ۴ تقطیع (۸ ۱/۴ × ۵ ۳/۴) / (۶ ۱/۲ × ۳ ۱/۲) ۲۵ سطری

کتاب کا اصل نام مصنف کے بیان کے مطابق اشرف انوار البیان واسرار الحق البرھان فی فہم اوزان علم المیزان ہے. لیکن یہ کتاب البرہان کے نام سے مشہور ہو گئی۔ اور اسی نام سے اس کے قلمی نسخے دنیا مختلف کتب خانوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

یہ کتاب چار ضخیم جلدوں میں کتب خانہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں موجود ہے. کتاب کا موضوع جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے فن کیمیا و طبیعیات ہے مصنف نے کسی قدر الٰہیات کے اضافہ کے ساتھ پہلے علماء طبیعیات و علماء کیمیا کے اصول و موازنہ سے متعلق کچھ قواعد لکھے ہیں۔ اس کے بعد یونانی حکیم بلینیاس کی کتاب اجساد السبع اور جابر بن حیان کے رسالہ الاجساد اور جابر ابن حیان کے دو رسالہ ہائے موازین کی تفصیلی شرح کی ہے. اس میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس فن پر بحث کی گئی ہے.

اس کتاب کا مصنف مشہور عالم کیمیا عز الدین ابن ایدمر ابن علی الجلدکی ہے جس کا تذکرہ مخطوطہ ۱۱ کے رسالہ نمبر ۵ کی تفصیل میں گزر چکا ہے. اس کتاب کے چھپنے کی کوئی اطلاع نہیں۔ موجودہ نسخہ اگرچہ جدید الخط ہے. لیکن صاف دیسی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے بخط نسخ لکھا ہوا ہے. کتاب کے اندر جدولیں، نقشے اور اقلیدس کی اشکال بھی پائی ہیں جو اچھی طرح بنائی گئی ہیں۔ دوسری جلد کسی بہتر کاتب کی نقل کی ہوئی ہے۔

آخری دو جلدیں چھوٹے سائز میں ایک ہی کاتب کی نقل کردہ ہیں۔

۳۷۶۳-۶۴
۱۷-۱۸

غایتہ السرور فی شرح دیوان الشذور مصنفہ علی ابن ایدمر الجلدکی متوفی ۷۶۵ھ

حجم ۴ جلدیں (ج ۱-۲) ۱۰۲-۱۱۴ صفحات تقطیع $\frac{۱۰ \times ۷}{۷\frac{۱}{۲} \times ۳\frac{۳}{۴}}$ ۲۱ سطری

(ج ۳-۴) ۱۷۴-۱۸۵ صفحات تقطیع $\frac{۸\frac{۱}{۲} \times ۶}{۶\frac{۱}{۴} \times ۳\frac{۱}{۲}}$ ۲۱ سطری

یہ کتاب ایک منظوم کتاب پر شرح ہے۔ اصل کتاب شذور الذہب فی الاکسیر مصنفہ برہان الدین ابوالحسن علی ابن موسیٰ الاندلسی الحکیم۔ متوفی ۵۰۰ھ کی منظوم تصنیف ہے۔ اصل کتاب پر قدس کے ایک عالم شرف الدین محمد ابن موسیٰ نے مزید تین مصرعے لگا کر تخمیس کردی۔ غایتہ السرور کی چار جلدیں ہیں۔ اصل کتاب شذور الذہب کی شرح جو الجلدکی نے کی ہے، اس میں اکثر اعظم بنانے کو شاعرانہ انداز میں بہت سے ابہامات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ شرح ان ابہامات پر کسی قدر مزید ابہامات کا اضافہ کرتی ہے۔ لیکن بہرحال شعر کے سمجھنے میں کارآمد ہے اور اس کا شمار فن کی مشہور ترین کتابوں میں ہوتا ہے۔

الجلدکی کا نام مختلف لوگوں نے مختلف لکھا ہے۔ الاعلام میں علی ابن محمد ابن ایدمر الجلدکی لکھا ہے۔ بعض جگہ ان کا نام ایدمر ابن علی ابن محمد الجلدکی بھی ملتا ہے۔ کشف الظنون میں ایدمر ابن عبداللہ الجلدکی بھی ایک جگہ لکھا ہے۔ بہرحال ان کی مطبوعہ کتاب کنز الاختصاص ودرۃ الخواص فی معرفۃ اسرار علم الخواص میں ان کا نام علی ابن محمد ابن ایدمر الجلدکی ہے۔

پہلی اور دوسری جلد بخط رقعیہ فرنگی کاغذ پر تقریباً ستّر، اسّی برس پہلے کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ شرح سیاہ روشنائی سے لکھی گئی ہے اور اصل اشعار وعنوانات سرخ روشنائی سے۔ تیسری اور چوتھی جلد بخط نسخ دستی کاغذ پر سیاہ روشنائی سے لکھی ہوئی ہے۔ جدول گلابی ہے۔ چوتھی جلد کے آخر میں کاتب اپنا نام سولغی ابن احمد الجبل لکھتا ہے اور تاریخ ۱۵ شوال ۱۲۹۹ھ تحریر کرتا ہے۔

فلکیات ۞ داخلہ $\frac{۳۷۶۵}{۱۹}$

صور الکواکب۔ مصنف عبدالرحمٰن بن عمر الطبری المعروف بابن الصوفی ۳۷۶ھ

حجم ۲۸۲ صفحات تقطیع $\frac{۱۰ \times ۷\frac{۳}{۴}}{۷\frac{۱}{۲} \times ۵}$ ۲۱ سطری خط جدید رقعیہ ہے۔ مقام کتابت قاہرہ (مصر)

کتاب کا پورا نام صور الکواکب الثمانیہ والاربعین مؤلفہ عبدالرحمٰن بن عمر الصوفی ہے۔ مصنف اپنے

زمانے میں فلکیات کا بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔ وہ عضد الدولہ متوفی ۳۷۲ھ کے دربار کا منجم تھا۔ مصنف شہر رے میں ۱۴ محرم ۲۹۱ھ کو پیدا ہوا اور ۱۳ محرم ۳۷۶ھ کو وفات پائی۔ اس کتاب کا موضوع وہ ستارے ہیں جن کی حرکت بہت کم ہوتی ہے اور بظاہر ثوابت نظر آتے ہیں۔ ایسے ۴۸ ستاروں کا ذکر اس میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ جدولیں اور کواکب کی صور بہت تفصیل کے ساتھ اور بہت اہتمام سے بنائی گئی ہیں۔

یہ کتاب دار المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۷۳ھ میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے دنیا کے مشہور کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ان نسخوں کے اوّل ورق کے فوٹو دار المعارف نے ساتھ شائع کئے ہیں۔ اس کا ایک فارسی ترجمہ لطف اللہ بن احمد بن ناصر مہندس نے اکبر کے عہد (۱۵۵۶ - ۱۶۰۵ء) میں کیا تھا۔ اس عربی نسخہ کے شائع ہونے سے قبل لاطینی، فرانسیسی اور اسپینی زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہو چکے تھے۔

فلکیات ✩ داخلہ $\frac{۳۷۶۵}{۱۹ \text{ الف}}$

کتاب التفہیم فی اوائل صناعۃ التنجیم مصنفہ ابو ریحان محمد ابن احمد البیرونی (۳۶۲ - ۴۴۰ھ)

حجم ۳۰۵ صفحات تقطیع $\frac{۱۰ \times ۴\frac{۱}{۲}}{۵ \times ۷\frac{۱}{۲}}$ ۲۱ سطری قاہرہ ۱۳۳۶ھ

البیرونی ۳۶۲ھ میں خوارزم میں پیدا ہوا۔ اسی نسبت سے خوارزمی بھی کہلاتا ہے۔ مصنف خوارزم کے آخری خود مختار بادشاہ ابو العباس ماموں بن ماموں اور بعد میں محمود غزنوی کے دربار میں رہا۔ البیرونی محمود غزنوی کے ساتھ ہندوستان بھی آیا تھا۔ اس کی مشہور کتابیں الآثار الباقیہ اور قانون مسعودی وغیرہ ہیں۔

البیرونی نے یہ کتاب عربی اور فارسی دونوں زبانوں میں خود تصنیف کی ہے۔ دونوں کتابیں ایک دوسرے کا ترجمہ ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی کتاب پہلے تصنیف کی گئی۔

فارسی نسخہ جلال ہمائی کی تصحیح و مقدمہ اور حواشی کے ساتھ چاپخانہ مجلس تہران ۱۳۱۶ھ (ایرانی کلینڈر سے) شائع ہو چکی ہے۔ فارسی نسخہ کا نام کتاب التفہیم لاوائل صناعۃ التنجیم ہے۔

اس کتاب کے عربی نسخے دنیا کے مشہور کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مگر عربی نسخے کی اشاعت کی بابت علم نہیں ہے۔ جدولیں اور خاکے نہایت صاف اور اہتمام سے بنائے گئے ہیں۔

صور الکواکب اور التفہیم دونوں کتابیں ایک ہی جلد میں ہیں۔ کاغذ ولایتی اور عام روشنائی ہے۔ یہ بخط رقعیہ تحریر کی گئی ہیں۔ کاتب کا نام محمود قاسم ہے۔ التفہیم کے آخر میں یہ درج ہے کہ یہ کتاب ایک فوٹو

اسٹیٹ کاپی سے جو مصر کے شاہی کتب خانہ میں بھی نقل کیا گیا۔ خط کی ساخت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں نسخے ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور زمانہ بھی ایک ہی ہے۔ اگرچہ التفہیم کا خط زیادہ عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ صور الکواکب کو کسی دوسرے نے نقل کیا ہو مگر دوسرا نام کہیں درج نہیں ہے۔

موضوع فلسفہ ☆ داخلہ $\frac{۳۷۶۶}{۲۰}$

ہیجل (ہیگل) مصنف نامعلوم۔

حجم ۶۱ صفحات تقطیع $\frac{۸ \times ۱۲}{۵ \times ۹\frac{۱}{۲}}$ ۲۵ سطری۔

اس مجموعہ میں تین کتابیں ہیں۔ پہلی کتاب ہیگل کے سوانح اور فلسفہ پر ہے جو کہ ۶۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ فلسفہ ہیگل کی تلخیص اور عنوانات حاشیہ میں درج کیے گئے ہیں۔

(۲) دوسری کتاب کانٹ کے فلسفہ پر ہے۔ اس میں بھی پہلے مخطوطہ کی طرح تلخیص (نقد عقل مجرد) موجود ہے بعض بعض جگہ ہیگل کے فلسفہ اور کانٹ کے فلسفہ کا مقابلہ بھی کیا ہے۔ حاشیہ میں عنوانات باندھے ہیں۔ ہر عنوان کے تحت بہت ہی مختصر عبارت موجود ہے۔ اسی کے آخر میں دو صفحات میں کانٹ کی سوانح عمری بھی قلمبند کی ہے۔ اس کا حجم ۱۰۴ صفحات ہے۔

(۳) رسالہ شمسیہ مصنفہ نجم الدین علی ابن عمر الکاتبی القزوینی المتوفی ۶۷۵ھ۔

یہ منطق کا مشہور متن ہے جو رسالہ شمسیہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی شرحیں متن اور شرح پر شرحیں عام طور پر درس میں داخل ہیں۔ قطبی اور میر قطبی اسی رسالہ کی شرح پر شرح ہیں۔ یہ رسالہ متعدد بار چھپ چکا ہے۔

تینوں مخطوطے کسی عالم نے اپنی ضرورت کے لئے بنائے تھے۔ کاغذ فرنگی لکیر دار، خط نسخ معمولی رقعیہ آمیز، روشنائی معمولی سیاہ سے تحریر شدہ ہے۔ یہ نسخہ حال ہی کا ہے۔ ۱۳۲۰ھ کے قریب کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

——— (مسلسل) ———